৮৯১.৪৪

مناظرہ و کلام
۲۸۰۹

نصر من اللہ و فتح قریب

[illegible]

مباہی المسلم

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا مجیب الدعوات بدون ناقض اور مناقض اور معارض ہر سائل کے تیری حمد
کون کر سکتا ہے **مصرع** خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست + اوصاف
اوس معلل کے کہ جسنے ہر مناظر اور مجادل اور مکابر کو برہان ساطع اور دلیل
قاطع سے ساکت اور مبہوت کیا ہمیں کیا امکان کہ حیز بیان ہین لائین **شعر**
غرض بعد خدا جو کچھ ہین وہ ہین + جو رتبے اونکے ہین وہ گوگو ہین + آل و
اصحاب کی صفت کس سے ہو وہ تو مقدمات دین اور سند ائمہ مجتہدین اور
حجت ہدایت و یقین اور شاہد مومنین ہین **شعر** غرض چہار یار اور آل

نبی ہین + وہ خاص الخاص سب حق کے ولی ہین + **اما بعد** تراب
اقدام طلباء فہام و علماء فخام **محمد تراب علی** تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی
والخفی ولد شیخ **محمد غلام علی** بن شیخ **محمد نور الدین** صدیقی
خان پوری ضلع بلند شہر تغمدہما اللہ فی غفرانہ واسکنہما بحبوحۃ جنانہ
التماس کرتا ہے کہ بعض احباب نے جنکی مخالفت کی مین وسعت نہین
رکہتا سوال کیا کہ رسالہ چند سلسلہ وار علم مناظرہ مین بشرطیکہ زبان
عربی اور فارسی مین نہون صاف اردو کہ فی زمانہ مروج ہے لکہہ
اسلئے کہ اس زمانہ مین مباحثہ اور مناظرہ کی نہایت کثرت ہے
جا بجا اور کو بکو لوگ بحث کرتے ہین اور آداب مباحثہ اور قانون مناظرہ
سے ماہر نہین اور ہنوز کوئی رسالہ اس فن مین بزبان اردو نہین
ہوا لہذا خاکسار نے فرمایش کو اونکی تسلیم کیا اور نیز رفاہ عام
منظور نظر رکہا اور دو رسالہ قلم برداشتہ حوالہ خامہ کئے اور باقی کا وعدہ
اللہ تعالی ایفاے وعدہ کراے اور یہہ رسالہ بعد گلشن فیض
اور پانچ رسائل مختلف المباحث کے سلک تحریر مین آیا اور اس رسالہ
کو تین فصل پر ترتیب دیا اول فصل مین تعریفات دوسری فصل مین

ترتیب بحث تیسری فصل مین چند قواعد اور نام اسکا مبادی المناظرہ
رکھا اگرچہ عدد اور شامل کئے جائین تو تاریخ تصنیف حاصل
ہو جاسے۔ خدمت مین واقفان فن ہذا کے ملتمس ہون کہ اگر سہو
ونسیان سے اس رسالہ مین راہ پائی ہو تو بذریعہ تحریر مطلع فرمائین
تاکہ تحت کر لاک لاؤن یا بذیل عطوفت پوشیدہ فرمائین۔ واللہ تعالےٰ
الموفق للارشاد السبیل وہو حسبنا ونعم الوکیل۔

فصل اول تعریفات مین

مناظرہ۔ رد کرنا بات کو دو مخالفون کا آپس مین تاکہ حق معلوم ہو
یعنی مناظرہ اسکا نام ہے کہ دو شخص ایک سوال کرنیوالا دوسرا دلیل
قایم کرنیوالا آپس مین ایک دوسرے کی بات کو رد کرے اس نیت سے
کہ حق بات معلوم ہو اور باطل معدوم مثلاً دھریہ کہے کہ جہان آپ
ہی آپ پیدا ہے کوئی اوسکا خالق نہین اہل حق متکلم کہے کہ یہ بات
غلط ہے کیونکہ کوئی چیز جہان مین بدون پیدا کرنیوالے کے پائی
نہین جاتی تو تمام جہان کیونکر خود بخود پیدا ہو سکتا ہے۔

اور موضوع اس فن کا ابحاث من حیث التوجیہ یا ابحاث من کیفیتہ

الابحاث سے ہے اور کیفیت البحث اسطرح ہے کہ اس سے صحیح اور سقیم مسموع اور غیر مسموع معلوم ہو۔ اور غرض و غایت علم مناظرہ کی یہہ ہے کہ اگر مناظر قواعد مناظرہ کی رعایت کرے اور قوانین پر اوسکے چلے تو بحث اور مناظرہ مین ذہن اوسکا خطا سے محفوظ اور مصئون ہے۔

دعوے۔ اوس بات کو کہتے ہین کہ جسمین حکم ہو۔ اور اُسکو قاعدہ اور قانون اور مسئلہ اور مبحث اور نتیجہ اور مطلوب وغیرہا بھی بولتے ہین۔

مدعی۔ وہ ہے جو دعوے کے ثابت کرنے مین سرگرم ہو۔

سائل۔ وہ ہے جو دعوے باطل کرنیکے درپے ہو۔

نقل۔ غیر کی بات کو اسطرح بیان کرے کہ اپنی معلوم نہو۔

تصحیح نقل۔ بیان کرنا ناقل کا سچائی کو بات کی جو منقول عنہ کی طرف منسوب ہے۔ مثلاً نقل کرے کہ اہل اسلام کے ہان اللہ تعالی کی ذات و صفات مین کسیکو شریک کرنا بڑا گناہ ہے۔ تصحیح اوسکی یہہ کہ قرآن شریف اور حدیث لطیف مین مذکور ہے۔

تقریب۔ مطابق آنا دلیل کا دعوے پر یعنی دلیل کو اسطرح بیان کرے

کہ دعوے پر پوری پوری مطابق آئے۔

دلیل۔ وہ ہے جو مرکب ہو قضیون سے تاکہ حاصل ہو مجہول نظری۔

تنبیہ۔ مرکب ہوتی ہے قضیون سے واسطے دور کرنے پوشیدگی بدیہی کے۔

امارت۔ جسکے جاننے سے مدلول کے وجود کا گمان ہو۔

علت۔ جسکی طرف چیز محتاج ہو۔

تعلیل۔ بیان کرنا علت کو شی کی۔

معارضہ۔ خلاف خصم پر دلیل قایم کرنا۔ اگر دلیل صورت اور مادہ مین ایک ہو تو معارضہ بالقلب ہے۔ اور جو فقط صورت مین ہو تو معارضہ بالمثل ہے ورنہ معارضہ بالغیر ہے۔

نقض۔ تخلف مدلول کا دلیل سے۔ یعنی باطل کرنا دلیل معلل کو ساتھہ شاہد کے۔ اور نقض کو نقض اجمالی بھی کہتے ہین۔

شاہد۔ جو فساد دلیل پر دلالت کرے۔

مناقضہ۔ دلیل کے مقدمہ پر منع کرنا یعنی دلیل چاہنا مقدمہ پر

اور مناقضہ کو منع اور نقض تفصیلی اور حل بہی کہتے ہین۔
مقدمہ۔ جو جزو دلیل کا ہو اور صحت دلیل کی اوسپر موقوف۔
سند۔ جو مذکور ہو منع کی تقویت کو۔ اور اوسکو مستند اور سند المنع
بہی کہتے ہین۔
بحث۔ ثابت کرنا نسبت خبری کو بطریق استدلال کے۔
یون کہتے ہین کہ بحث کے لئے تین امور ضرور ہین۔ ایک مبادی
۔ اور وہ عبارت ہے تحریر مباحث اور تقریر مذاہب اور تقدیم اشارہ
اور تحقیق مسائل سے اور یہہ کل راجع ہین طرف تعین دعوے کی۔
دوسرے اوساط۔ اور وہ دلائل اور حجتون کا نام ہے۔ تیسرے
مقاطع۔ اور مقاطع اون مقدمات کو کہتے ہین کہ جنپر بحث ختم ہوتی
ہے مانند دور اور تسلسل اور اجتماع نقیضین وغیرہا کی۔ توضیح
اس اجمال کی اصول مناظرہ مین مذکور ہے۔

فصل دوسری ترتیب بحث مین

جب معلل نے بحث کے لئے مبحث اور مذہب معین کیا مثلاً
کہا کہ علم مرایا اور مناظر مین جہان حواس کو غلطی واقع ہوتی ہے

اوس مبحث مین گفتگو کرین لگے۔ اسپر منع کرنا منع ہے
کیونکہ وہ بیان معلل کا بطریق حکایت ہے اور حکایت پر منع
ناروا ہے اور بعد تعین مبحث اور مذہب کے اگر کلام کریگا
پس اگر کلام نقل ہو ثقہ یا کتاب معتبر سے۔ تو سائل کو جو معلوم
نہین تو طلب تصحیح نقل کی لازم ہے ورنہ مناظر نہین اور جو
باوجود معلوم ہونے کے صحت نقل کی چاہے تو مناظرہ نہین
مکابرہ ہے یا مجادلہ۔ اور جو کلام دعویٰ ہو اور دعوی کی
چند قسم ہین پس اگر دعویٰ نظری غیر معلوم ہے تو سائل کو
دلیل طلب کرنی چاہیے۔ اور جو دعویٰ نظری معلوم ہے
تو طلب دلیل کی جہت غیر معلوم سے روا ہے اور جہت معلوم سے
احکام بدیہی کا سزاوار ہے۔ اور اگر دعوے بدیہی خفی ہے
تو سائل اوسپر تنبیہ طلب کرے۔ اور جو دعویٰ بدیہی اولی ہے
تو اوسپر طلب تنبیہ ناروا ہے۔ مثال دعویٰ نظری غیر معلوم
کی۔ جہان حادث ہے۔ اور یہی مثال دعویٰ نظری معلوم کی ہو سکتی
ہے اگر سائل کو دعوی مذکور معلوم ہو۔ مثال دعویٰ بدیہی خفی کی

حقیقت چیزون کی موجود ہے۔ مثال دعوی بدیہی قولی کی۔ آفتاب روشن کرنے والا ہے۔ اور نقل اور دعوی پر منع کرنا ناجایز ہے۔ کیونکہ منع عبارت ہے طلب دلیل سے مقدمہ معینہ پر دلیل کے اور نقل اور دعوی مین نہ دلیل ہے اور نہ مقدمہ۔ لیکن مجازاً نقل اور دعوی پر منع جایز ہے۔ یا نقل اور دعوی جزو دلیل کا ہون تو بھی ان پر منع کرنا روا ہے۔ اور اگر سائل نے معلل سے دعوی پر دلیل طلب کی اور معلل دلیل قایم کرنے پر مستعد ہوا اور دلیل قایم کی مثلاً معلل نے دعوی کیا کہ جہان حادث ہے۔ سائل نے کہا اسپر دلیل قایم کرو۔ معلل نے کہا۔ کیونکہ جہان مین تغیر ہے اور جس مین تغیر ہے وہ حادث ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ۔ جہان حادث ہے۔ اب سائل بعد قیام دلیل معلل کے یا دلیل معلل کو بسبب ظہور حق کے تسلیم کریگا تو بحث ختم ہوگی۔ اور یا باعث فساد دلیل یا فاسد ہونے مقدمہ وغیرہ کے تسلیم نہین کریگا بلکہ منوع ثلثہ یعنی منع اور نقض اور معارضہ سے کوئی منع دلیل

مذکور پر وارد کرے گا پس اگر منع وارد کرے گا تو منع یا بغیر
سند ہوگی یا مع سند۔ اور معلل رفع کرے منع کو اور رفع
کرے سند کو اگر سند مساوی منع کے ہو۔ مثلاً معلل نے
دعوی کیا کہ جہان قدیم ہے اور اسپر دلیل قایم کی کہ جہان بے
پروا ہے تاثیر کرنے والے سے اور جو بے پروا ہو تاثیر کرنے
والے سے وہ قدیم۔ پس اس سے حاصل ہوا کہ جہان قدیم ہے
۔ سائل نے منع کی کہ ہم نہین مانتے کہ جو بے پروا ہے تاثیر کرنے
والے سے وہ قدیم ہے۔ اب معلل اگر اس منع کو دفع کردیگا
تو دعوی اوسکا ثابت ہوگا ورنہ باطل۔ اور جو نقض کرے یا بطور
کہے دلیل آپ کی غیر صحیح ہے کیونکہ اسمین خلاف حکم کے
لازم آتا ہے یا کہے کہ محال دوسرے کو لازم ہے۔ معلل کو
چاہیے کہ اسکا جواب موافق آئین مناظرہ کے دے۔ مثلاً
معلل نے کہا کہ ہر چیز قدیم ہے کیونکہ بے پروا ہے موثر سے
اور جو بے پروا ہے موثر سے وہ قدیم ہے۔ سائل نے نقض
کیا کہ دلیل آپ کی منقوض ہے اسلئے کہ لازم ہے دلیل مذکور

اسباب کو کہ تم اور تمھارا دعویٰ بھی قدیم ہو کیونکہ دو چیز ہو
چیزوں سے اور دعویٰ کا او رتمہارا قدیم ہونا باطل ہے اسواسطے
کہ دعویٰ تم سے پہلے نہ تہا اور تم اپنے والد سے پہلے۔ اب
معلل اسکا جواب باصواب دیگا تو اوسکا دعویٰ ثابت ہوگا ورنہ
کاذب۔ اور اگر سائل معلل کی دلیل پر معارضہ سے پیش آئے
تو معلل کو چاہیئے کہ دفع کرے معارضہ کو مثلاً معلل نے دعویٰ
کیا کہ عالم قدیم ہے کیونکہ عالم مستغنی ہے موثر سے اور جو مستغنی ہے
موثر سے وہ قدیم ہے پس عالم قدیم ہے۔ سائل نے اسپر
معارضہ کیا باین دلیل کہ عالم محتاج ہے طرف موثر کی اور جو محتاج
ہے طرف موثر کی وہ حادث ہے پس عالم حادث ہے۔ پس
اگر معلل اس معارضہ کو دفع کرے گا تو دعویٰ اوسکا صادق ہوگا
ورنہ باطل۔

فصل تیسری چند قواعد مین

(۱) منع پر منع کرنا منع یعنی ناروا ہے۔

(۲) نقل اور دعویٰ پر منع کرنا ناجائز ہے۔

(٣) بدیہی خفی پر منع کرنا روا ہے۔

(٤) منع ناروا ہے مقدمہ بدیہی غیر خفی مسلم پر۔

(٥) جائز ہے منع اس مقدمہ پر جو تجربیات سے ہو کیونکہ ایسا مقدمہ غیر پر حجت نہیں ہوسکتا۔

(٦) حقیقت میں منع منقول پر متوجہ نہیں ہوتی اسلئے کہ اگر منقول مع دلیل ہے تو بطور حکایت ہے اور جو بلا دلیل ہے تو عدم توجہ ظاہر ہے۔

(٧) دعوی اگر جزو دلیل کا ہے تو اوسپر منع روا ہے۔

(٨) جس مقدمہ پر بناء کلام مدعی کی ہو اوسپر منع روا ہے خواہ وہ جزو دلیل کا صریحی ہو خواہ ضمنی۔

(٩) منع کرنا اوس مقدمہ پر کہ جو ہر وجہ سے معلوم ہو مجادلہ ہے یا مکابرہ۔

(١٠) ناقل جب تصحیح پر دلیل قائم کرے تو منع نقل پر وارد کرنا روا ہے

(١١) نقض اور معارضہ نقل پر کسیطرح وارد نہیں ہوتے۔

(١٢) دعوی اگر ساتھ دلیل کے ہوگا تو معارضہ اور نقض اوسپر

وارد ہو سکتے ہین ورنہ نہین۔

(۱۳) جو معارضہ کہ دلیل عقلی اور نقلی یقینی پر کیا جاتا ہے وہ حقیقت مین نقض کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۱۴) بدون قایم کرنے دلیل کے نفی مدلول کرنا مکابرہ ہے۔

(۱۵) نقض کرنا بدون شاہد کے اوس دلیل پر کہ فساد اوسکا ظاہر نہو لیاقت سماعت سے عاری ہے۔

(۱۶) مناقضہ ساتھہ شاہد کے بہتر ہے اور بغیر شاہد بہی جائز ہے کیونکہ مناقضہ عبارت ہے منع مقدمہ معینہ سے۔

(۱۷) شاہد اگر بدیہی جلی ہے تو دلیل و تنبیہ کا محتاج نہین اور جو بدیہی خفی ہے تو تنبیہ کا محتاج ہے اور اگر نظری ہے تو دلیل کا محتاج ہے۔ تفصیل اس اجمال کی اصول مناظرہ مین مرقوم ہے

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و الہ واصحابہ اجمعین ؎

تمت

خاتمة الطبع

اگرچہ فی زمانہ علم کی ترقی اور بحث کا چرچا بجا ہے مگر اردو زبان مین فن مناظرہ کے
اصول کو آجتک کسی نے ضبط نہین کیا ہے جسکے باعث یہ فن غیر مجدود سمجھا جاتا
تھا اس دقت کے رفع کرنے کے لئے حاوی معقول و منقول واقف فروع و
اصول رفاہ منزلی جناب مولوی محمد تراب علی صاحب خانپوری نے دو رسالے
بطور حصہ اول و دوم اصول مناظرے کے چھپوائے اور حصہ سوم و چہارم کے طبع کا
ارادہ پیش نظر ہے خدا پورا کرے جو کہ یہ چارون رسالے علم مناظرہ کے حق مین حکم
قانون کا رکھتے ہین اسلئے امید ہے کہ شایقین علم مناظرہ اسکو ہاتھون ہاتھ
خرید فرماوینگے اور حتی الامکان اصول بحث سے قدم زیادہ نہ بڑہاوینگے
گو دو رسالے مبادی المناظرہ حصہ اول اور اصول مناظرہ حصہ دوم مطبع محب کشور
ہند میرٹھ بدروازہ سپت بازار لارنس گزٹ مین ۵ محرم ۱۲۹۱ ہجری کو طبع
ہوے ہین مگر شائقین کو مصنف صاحب سے بہ نشان خانپور ضلع بلند شہر
مل سکتے ہین جن صاحب چاہین طلب فرماوین

اشتہار کوئی صاحب بلا اجازت مصنف کے قصد طبع نفرماوین۔

مطبع محب کشور ہند میرٹھ مین بسعی جمیل الدین کے اہتمام سے چھپا

قیمت فی جلد